بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ وَنَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بدھ / جمعہ

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۲ تبوک ۱۳۴۶ ہش / ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ / ۲۲ ستمبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۱۲

اخبار احمدیہ

۔ ۰ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آجکل مری میں قیام فرما ہیں۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔ ۰ ربوہ ۲۱ ستمبر۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طبیعت چند دنوں سے ناساز ہے۔ آپ کل مورخہ ۲۰ ستمبر کو بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور آپ بخیریت واپس تشریف لائیں۔ آمین

۔ ۰ مکرم میجر منظور احمد صاحب آف کراچی کی صاحبزادی عزیزہ زجاجہ سلمہا کا مورخہ ۸ ستمبر کو ایڈنبرا (انگلستان) میں دل کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے لیکن ابھی حالت خطرہ سے باہر نہیں احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے عزیزہ سلمہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

۔ ۰ میرے برادر اصغر عزیزم بشارت احمد جمیل ریاضی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۱۳ ستمبر کو امریکہ روانہ ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور وہاں ہر تکلیف و پریشانی سے محفوظ رکھے۔ اور ہر لحاظ سے وہ کامیاب و کامران واپس آئیں۔ آمین۔

مبارک احمد جمیل شاہد ایم۔اے
مربی سلسلہ مقیم لاہور۔

۔ ۰ ربوہ ۲۱ ستمبر۔ آج بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب "مجلس تفقین ملل" میں "استفتا اور فتویٰ کے آداب پر" تقریر فرمائیں گے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ ۲۱ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید جو ستمبر کے اوائل میں دو ہفتہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے تھے ۱۹ ستمبر کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نفس کی تین حالتیں ہیں۔ امّارہ، لوّامہ اور مطمئنّہ

آخری حالت میں انسان شیطان اور نفس کی لڑائی میں فتح پاکر نیکی کے قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے

"نفس کی تین حالتیں ہیں یا یہ کہو کہ نفس تین رنگ بدلتا ہے۔ بچپن کی حالت میں نفس زکیہ ہوتا ہے یعنی بالکل سادہ ہوتا ہے۔ اس عمر کے طے کرنے کے بعد پھر نفس پر تین حالتیں آتی ہیں۔ سب سے اوّل جو حالت ہوتی ہے اس کا نام نفس امّارہ ہے۔ اس حالت میں انسان کی تمام طبعی قوتیں جوش زن ہوتی ہیں اور اس کی ایسی مثال ہوتی ہے۔ جیسے دریا کا سیلاب آجائے۔ اس وقت قریب ہے کہ غرق ہو جائے۔ یہ جوش نفس ہر قسم کی بے اعتدالیوں کی طرف لے جاتا ہے لیکن پھر اس پر ایک حالت اور بھی آجاتی ہے جس کا نام نفس لوّامہ ہے۔ اس کا نام لوّامہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ بدی پر ملامت کرتا ہے اور یہ حالت نفس کی روا نہیں رکھتی کہ انسان ہر قسم کی بے اعتدالیوں اور جوشوں کا شکار ہوتا چلا جاوے۔ جیسا کہ نفس امّارہ کی صورت میں تھا بلکہ نفس لوّامہ اُسے بدیوں پر ملامت کرتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ نفس لوّامہ کی حالت میں انسان بالکل گناہ سے پاک اور بری نہیں ہوتا مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ اس حالت میں انسان کی شیطان اور گناہ کے ساتھ ایک جنگ ہوتی رہتی ہے۔ کبھی شیطان غالب آجاتا ہے اور کبھی وہ غالب آجاتا ہے مگر نفس لوّامہ والا خدا تعالیٰ کے رحم کا مستحق ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ بدیوں کے خلاف اپنے نفس سے جنگ کرتا رہتا ہے اور آخر اسی کشمکش اور جنگ و جدل میں اللہ تعالےٰ اس پر رحم کر دیتا ہے اور اسے وہ نفس کی حالت عطا ہوتی ہے جس کا نام مطمئنّہ ہے یعنی اس حالت میں انسان شیطان اور نفس کی لڑائی میں فتح پاکر انسانیت اور نیکی کے قلعہ کے اندر آکر داخل ہو جاتا ہے اور اس قلعہ کو فتح کر کے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ خدا پر راضی ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اس پر راضی ہوتا ہے کیونکہ یہ پورے طور پر اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اطاعت میں فنا اور محو ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی مقادیر کے ساتھ اس کو پوری صلح اور رضا حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ یعنی اے نفس آرام یافتہ جو خدا سے آرام پاگیا ہے اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پس میرے بندوں میں مل جا اور میرے بہشت کے اندر آجا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۰-۱۹۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۷ء

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ

(۲)

ہم نے گزشتہ اداریہ میں کہا ہے کہ اہل کتاب میں یہود اور عیسائی دونوں شامل ہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ میں اگرچہ بظاہر عیسائیت پھیلی ہوئی نظر آتی ہے۔ مگر حقیقت میں عیسائیت یورپ میں غالب نہیں رہی بلکہ وہاں الحاد کا غلبہ ہے۔ یورپین اقوام کی دنیوی طاقت عیسائیوں کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو حقیقت میں عیسائیت کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور مذہباً دہریہ بن چکے ہیں۔ ان لوگوں کے تمام ادارے خواہ معاشرہ سے تعلق رکھتے ہوں یا حکومت سے اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے بلکہ خالص عقلیت کے اصولوں پر چل رہے ہیں۔ اور جو لوگ موجودہ قسم کی عیسائیت کے پیرو بھی ہیں۔ وہ بظاہر محض اس لئے ذلت سے بچے ہوئے ہیں کہ وہ یورپی دہریتی نظام کی پناہ میں ہیں۔

حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ

الغرض قرآن کریم کے اوپر کے الفاظ میں عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جو ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ یہودیوں نے جو اب اسرائیل میں حکومت حاصل کی ہے۔ یہ امر بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا نہایت واضح اور بین ثبوت ہے۔ اہل کتاب کا یہ فرقہ جس کو یہودی کہا جاتا ہے۔ محض یورپ کی الحادی اقوام کے سہارے سے ہر جگہ زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور اسی سہارے پر انہوں نے اسرائیل قائم کیا ہے۔ آج اگر یہ سہارا پیچھے سے ہٹ جائے تو اسرائیل کا نام و نشان مٹ جائے۔

عیسائیوں اور یہودیوں کو جو حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ کی پناہ کی وجہ سے ذلت سے بظاہر نجات حاصل ہے۔ یہ بھی عارضی ہے یہ سہارا کوئی دائمی سہارا نہیں ہے۔ انسانوں کے حالات اور خیالات ہر وقت بدلتے رہتے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیوی طاقت کے بل پر ایک طرف یورپی ملحدین ہر قسم کے مذہب کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ تو دوسری طرف نفس امارہ کی پیروی کی وجہ سے خود اسفل سافلین میں گرتے چلے جاتے ہیں۔ ہر قسم کی مادر پدر آزادی ان میں دندناہ پا رہی ہے۔ یہاں تک کہ نہایت قسم کے گھناؤنے گناہوں کے لئے بھی قانونی جواز پیدا کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ نہایت خبیث جرم تک جائز قرار دیا جاتا ہے۔ یہ ایسا جرم ہے جس کی وجہ سے قوم لوط پر عذاب نازل ہوا تھا اور اس کا نام و نشان مٹ گیا تھا۔ اور وہ دن دور نہیں ہے۔ جب یہ مغربی لوگ اگر اسی ڈگر پر چلتے رہے۔ تو ان پر بھی اسی طرح الٰہی عذاب نازل ہوگا۔ بلکہ یہ عذاب سخت ترین ہوگا کیونکہ ان اقوام نے تمام وہ برائیاں اپنے آپ میں جمع کر لی ہیں۔ جو مختلف انبیاء علیہم السلام کے مخالف اقوام نے فرداً فرداً اپنائی ہوئی تھیں اس لئے مغربی اقوام کی وجہ سے جو عذاب دنیا پر آئے گا۔ وہ تمام عذابوں کا جو پہلے آتے رہے ہیں مجموعہ ہوگا۔ اس لئے بہت خطرے کا مقام ہے۔ تاہم اگر یہ اقوام ملحدین کی پناہ سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جائیں۔ جس طرح یونس نبیؑ کی قوم سے عذاب ٹل گیا تھا اسی طرح ان اقوام سے بھی ٹل جائے گا۔

آیات جو شروع مضمون میں مع ترجمہ شائع کی گئی ہیں۔ ان میں آیہ ۱۱۰ میں اللہ تعالیٰ اپنا قادر و مالک مطلق ہونا بیان کرتا ہے۔ اس کے بعد میں امت محمدیہ کے مقام اور کلام کو بیان کرتا ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ۔

یعنی اے مسلمانوں تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اس لئے تم خیر امت ہو۔ جس کو لوگوں کی ہدایت کے لئے نکالا گیا ہے۔ یعنی نیکی کی طرف بلائیں اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کریں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جو اس تمام کائنات کا مالک و خالق ہے اور تمام کام کا مرجع ہے۔ اس خدا نے اس وجہ سے کہ تم اس پر پختہ ایمان رکھتے ہو۔ تم کو تمام بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے مقرر کیا ہے۔ پھر فرماتا ہے

وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

خصوصاً تم کو اہل کتاب کی اصلاح کے لئے تاکید کی جاتی ہے۔ اگر اہل کتاب ایمان لے آئیں گے۔ تو ان کی اسی میں بہتری ہے۔ اس طرح وہ ملحدین کی پناہ سے آزاد ہو کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جائیں گے۔ اور یہ بات بھی ہے کہ

مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ

یعنی اہل کتاب میں سے کچھ لوگ تو ایمان لانے والے ہیں۔ مگر ان کی کثیر تعداد گمراہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ
يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ

یعنی یہ اہل کتاب جو ملحدین کی پناہ میں آئے ہوئے ہیں تم کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے، اگرچہ وہ کسی قدر تمہیں ایذا ضرور دیں گے۔ یہ در اصل حقیقی مومنوں کے لئے ایک بشارت ہے۔ ایک خوش خبری ہے۔ ایک ایسی پیشگوئی ہے جو قیامت تک پوری ہوتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ خواہ کتنی طاقت حاصل کر لیں۔ خواہ کتنے قوی سے قوی اپنے ساتھی بنا لیں۔ وہ اسلام کو یعنی حقیقی اہل اسلام کو ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ البتہ وہ کسی قدر ایذا دہی ضرور کر سکتے ہیں۔ کیسی عظیم الشان پیشگوئی ہے۔

آج یہودیوں نے مغربی ملحدین کی مدد سے عرب مسلمانوں پر جو اچانک حملہ کیا ہے۔ بے شک یہ عالم اسلام کے لئے بڑا المیہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا کلام کے پیش نظر اس میں مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ ان کی یہ ایذا دہی عارضی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ عربوں کو سچا مومن بن جانا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی یہ شرط بیان کر دی ہے۔

تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ

کیونکہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اصلاح عالم کا جو کام تم کو سپرد کیا وہ اسی لئے کیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ محض ایمان مسلمانوں کو اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ جب تک وہ عزم بالجزم کے ساتھ اس کام کو سرانجام نہ دیں جو ان کے سپرد ہوا ہے۔ یعنی اصلاح عالم کا کام۔ اصلاح عالم میں سے بھی خاص طور پر اہل کتاب کو ملحدین کی پناہ سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں لانے کا کام۔ یعنی مومنوں کو فائز المرام ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اہل کتاب میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ کی کامیاب مہم چلائیں۔ جہاں جہاں اہل کتاب پائے جاتے ہیں۔ وہاں وہاں پہنچ کر ان کو اسلام کا پیغام دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو ں تمہارے ایمان کامل کا یہی ثبوت ہے کہ تم اہل کتاب میں جو کثرت سے دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہاں وہاں جا کر انہیں قرآن کریم سنائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق ان کے گلوں میں ڈالیں۔ (باقی)

پریس کی مضبوطی

موجودہ زمانہ میں جبکہ ہمارے رب کی فرمودہ پیشگوئی وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ اپنی پوری شان سے پوری ہو رہی ہے۔ قوموں کی زندگی اور مضبوطی ان کے پریس کی مضبوطی سے وابستہ ہے۔ آپ اپنے دینی آرگن اور پیارے اخبار الفضل کی اشاعت بڑھا کر اپنے پریس کو مضبوط کریں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

انسانی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے اور وہ کس طرح حاصل ہوسکتا ہے؟

(رقم فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں مگر وہ مدعا جو خدائے تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے:-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ
إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝

یعنی میں نے جنّ اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خداتعالیٰ کی پرستش اور خداتعالیٰ کی معرفت اور خداتعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خداتعالیٰ کی معرفت اور خداتعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک اور جگہ فرماتا ہے:-

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ
الْإِسْلَامُ ۝ فِطْرَتَ اللّٰهِ
الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا
۔۔۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔

یعنی وہ دین جس میں خدا کی معرفت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے وہ اسلام ہے اور اسلام انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے اور خداتعالیٰ نے انسان کو اسلام پر پیدا کیا اور اسلام کے لئے پیدا کیا ہے۔ یعنی یہ چاہا ہے کہ انسان اپنے تمام قویٰ کے ساتھ اس کی پرستش، اطاعت اور محبت میں لگ جائے۔ اسی وجہ سے اس قادر کریم نے انسان کو تمام قویٰ اسلام کے مناسب حال عطا کئے ہیں۔

ان آیتوں کی تفصیل بہت بڑی ہے اور ہم کسی قدر پہلے سوال کے تیسرے حصے میں لکھ بھی چکے ہیں لیکن اب ہم مختصر طور پر صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دئے گئے ہیں یا جو کچھ قوتیں عنایت ہوئی ہیں، اصل مقصود ان سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خداتعالیٰ کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا میں ہزاروں شغلوں کو اختیار کرکے پھر بھی بجز خداتعالیٰ کے اپنی سچی خوشحالی کسی میں نہیں پاتا۔ بڑا دولت مند ہوکر، بڑا عہدہ پاکر، بڑا تاجر بن کر، بڑی بادشاہی تک پہنچ کر، بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریوں سے بڑی حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اس کو ملزم کرتا رہتا ہے اور اس کے مکروں اور فریبوں اور ناجائز کاموں میں کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک دانا انسان اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز کے قویٰ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ کام کرسکتے ہیں اور پھر آگے جاکر ٹھہر جاتے ہیں وہ اعلیٰ کام اس کی پیدائش کی علّتِ غائی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً بیل کا کام اعلیٰ سے اعلیٰ قلبہ رانی یا آب پاشی یا باربرداری ہے۔ اس سے زیادہ اس کی قوتوں میں کچھ ثابت نہیں ہوا۔ سو بیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزیں ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی قوت اس میں نہیں پائی جاتی مگر جب ہم انسان کی قوتوں کو ٹٹولتے ہیں کہ ان میں اعلیٰ سے اعلیٰ کونسی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلیٰ و برتر کی اس میں تلاش پائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت میں ایسا گداز اور محو ہو کہ اس کا اپنا کچھ بھی نہ رہے سب خدا کا ہو جائے۔ وہ کھانے اور سونے وغیرہ طبعی امور میں دوسرے حیوانات کو اپنا شریک غالب رکھتا ہے۔ صنعت کاری میں بعض حیوانات اس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں بلکہ شہد کی مکھیاں بھی ہر ایک پھول کا عطر نکال کر ایسا شہد نفیس پیدا کرتی ہیں کہ اب تک اس صنعت میں انسان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلیٰ کمال خدائے تعالیٰ کا وصال ہے۔ لہٰذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خداتعالیٰ کی طرف اس کے دل کی کھڑکی کھلے۔

انسانی زندگی کے حصول کے وسائل

ہاں اگر یہ سوال ہو کہ یہ مدعا کیونکر اور کس طرح حاصل ہو سکتا ہے اور کن وسائل سے انسان اس کو پا سکتا ہے۔ پس واضح ہو کہ سب سے بڑا وسیلہ جو اس مدعا کے پانے کے لئے شرط ہے وہ یہ ہے کہ خداتعالیٰ کو صحیح طور پر پہچانا جائے اور سچے خدا پر ایمان لایا جائے۔ کیونکہ اگر پہلا قدم ہی غلط ہے اور کوئی شخص مثلاً پرند ہو یا چرند یا عناصر یا انسان کے بچہ کو خدا بنا بیٹھا ہے تو پھر دوسرے قدموں میں اس کے راہِ راست پر چلنے کی کیا امید ہے۔ سچا خدا اس کے ڈھونڈنے والوں کو مدد دیتا ہے مگر مُردہ مُردہ کو کیونکر مدد دے سکتا ہے۔ اس میں اللہ جلّ شانہٗ نے خوب تمثیل فرمائی ہے اور وہ یہ ہے:-

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا
يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ
إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى
الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا
هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَاءُ
الْكَافِرِيْنَ إِلَّا فِيْ ضَلَالٍ۔

یعنی دعا کرنے کے لائق وہی سچا خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے اور جو لوگ اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی ان کو جواب نہیں دے سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کوئی پانی کی طرف ہاتھ پھیلاوے کہ اے پانی میرے مُنہ میں آجا تو کیا وہ اس کے مُنہ میں آجائے گا۔ ہرگز نہیں۔ سو جو لوگ سچے خدا سے بے خبر ہیں ان کی تمام دعائیں باطل ہیں۔

دوسرا وسیلہ خدائے تعالیٰ کے اس حسن و جمال پر اطلاع پانا ہے جو باعتبار کمالِ تام کے اس میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ حُسن ایک ایسی چیز ہے جو بالطبع دل کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کے مشاہدہ سے طبعاً محبت پیدا ہوتی ہے تو حُسنِ باری تعالیٰ اس کی وحدانیت اور اس کی عظمت اور بزرگی اور صفات ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف نے فرمایا ہے:-

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝
اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

یعنی خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال میں ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجت مند ہیں۔ ذرّہ ذرّہ اس سے زندگی پاتا ہے۔ وہ کُل چیزوں کے لئے مبداءِ فیض ہے اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے نہ کسی کا باپ، اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہیں۔ قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کرکے اور اس کی عظمت دکھلا کے لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلوں کا مرغوب ہے نہ کہ مُردہ اور کمزور اور کم رحم اور کم قدرت۔

تیسرا وسیلہ جو مقصودِ حقیقی تک پہنچنے کے لئے دوسرے درجہ کا زینہ ہے خداتعالیٰ کے احسان پر اطلاع پانا ہے۔ کیونکہ محبت کی محرّک دو ہی چیزیں ہیں حُسن یا احسان۔ اور خدائے تعالیٰ کی احسانی صفات کا خلاصہ سورۂ فاتحہ میں پایا جاتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

کیونکہ ظاہر ہے کہ احسانِ کامل اس میں ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو محض نابود سے پیدا کرے اور پھر ہمیشہ اس کی ربوبیت اُن کے شاملِ حال ہو اور وہی ہر ایک چیز کا آپ سہارا ہو اور اس کی تمام قسم کی رحمتیں اس کے بندوں کے لئے ظہور میں آئی ہوں اور اس کا احسان بے انتہا ہو جس کا کوئی

شمار نہ کر سکے۔ سو ایسے احسانوں کو خداتعالےٰ نے بار بار جتلایا ہے جیسا کہ ایک اَور جگہ فرماتا ہے۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔

یعنی اگر خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ہرگز نہ گِن سکو گے۔

چوتھا وسیلہ خدائے تعالیٰ نے اصلی مقصود کو پانے کے لئے دعا کو ٹھہرایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

یعنی تم دعا کرو مَیں قبول کروں گا اور بار بار دعا کے لئے رغبت دلائی ہے تا انسان اپنی طاقت سے نہیں بلکہ خدا کی طاقت سے پاوے۔

پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خداتعالےٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے۔ یعنی اپنا مال خدائے تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خداتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خداتعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔

جَاھِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔

یعنی اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہُنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجالاتے ہیں ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔

چھٹا وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے استقامت کو بیان فرمایا ہے۔ یعنی اس راہ میں درماندہ اور عاجز نہ ہو اور تھک نہ جائے اور امتحان سے ڈر نہ جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی۔ یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو۔ اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ اس استقامت سے خداتعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرضِ خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خداتعالےٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صف میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلّت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے نہ اس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ اور ہرچہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں۔ جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اس دعا میں ارشاد فرماتا ہے:۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔

یعنی اے ہمارے خدا تعالیٰ! ہمیں استقامت کی راہ دکھلا۔ وہی راہ جس پر تیرا انعام و اکرام مترتب ہوتا ہے اور تُو راضی ہو جاتا ہے اور اسی کی طرف اس دوسری آیت میں اشارہ فرمایا:۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ۔

اے خدا! اِس مصیبت میں ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر جس سے صبر آ جائے اور ایسا کر کہ ہماری موت اسلام پر ہو۔ جاننا چاہیئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت میں خداتعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے دل پر ایک نور اتارتا ہے، جس سے وہ قوت پاکر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہیں اور حلاوتِ ایمانی سے ان زنجیروں کو بوسہ دیتے ہیں جو اس کی راہ میں ان کے پیروں میں پڑیں۔ جب باخدا آدمی پر بلائیں نازل ہوتی ہیں اور موت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے ربِّ کریم سے خواہ نخواہ کا جھگڑا شروع نہیں کرتا کہ مجھے اِن بلاؤں سے بچا کیونکہ اس وقت عافیت کی دعا میں اصرار کرنا خداتعالےٰ سے لڑائی اور موافقتِ تامہ کے مخالف ہے بلکہ سچّا محب بلا کے اترنے سے اور آگے قدم رکھتا ہے اور ایسے وقت میں جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہہ کر اپنے مولیٰ کی مرضی کا بکلّی تابع ہو جاتا ہے اور اس کی رضا چاہتا ہے۔ اسی کے حق میں اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔

یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ میں دیتا ہے اور اس کے عوض میں خداتعالےٰ کی مرضی خرید لیتا ہے وہی لوگ ہیں جو خداتعالیٰ کی رحمتِ خاص کے مورد ہیں۔ غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی جس کو سمجھنا ہو سمجھ لے۔

ساتواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے راستبازوں کی صحبت اور ان کے کامل نمونوں کو دیکھنا ہے پس جاننا چاہیئے کہ انبیاء کی ضرورتوں میں سے ایک یہ بھی ضرورت ہے کہ انسان طبعاً کامل نمونہ کا محتاج ہے اور کامل نمونہ شوق کو زیادہ کرتا ہے اور ہمّت کو بڑھاتا ہے۔ اور جو نمونے کا پیرو نہیں وہ سُست ہو جاتا ہے اور بہک جاتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّشانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے:۔

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔

یعنی تم ان لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو راست باز ہیں۔ ان لوگوں کی راہیں سیکھو جن پر تم سے پہلے فضل ہو چکا ہے۔

آٹھواں وسیلہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے پاک کشف اور پاک الہام اور پاک خوابیں ہیں۔ چونکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سفر کرنا ایک نہایت دقیق در دقیق راہ ہے اور اس کے ساتھ طرح طرح کے مصائب اور دُکھ لگے ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ انسان اس نادیدہ راہ میں بھُول جائے یا ناامیدی طاری ہو اور آگے قدم بڑھانا چھوڑ دے اس لئے خداتعالیٰ کی رحمت نے چاہا کہ اپنی طرف سے اس سفر میں ساتھ ساتھ اس کو تسلی دیتی رہے اور اس کی دل دہی کرتی رہے اور اس کی کمرِ ہمّت باندھتی رہے اور اس کے شوق کو زیادہ کرے سو اس کی سنّت اس راہ کے مسافروں کے ساتھ اس طرح پر واقع ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے کلام اور اپنے الہام سے ان کو تسلی دیتا اور ان پر ظاہر کرتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تب وہ قوت پاکر بڑے زور سے اس سفر کو طے کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں وہ فرماتا ہے:۔

لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ۔

اسی طرح اَور بھی کئی وسائل ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے ہیں مگر افسوس ہم اندیشۂ طُول کی وجہ سے ان کو بیان نہیں کر سکتے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صـ۱۵۷ تا ۱۶۸)

اعلانِ نکاح

محترم منشی عبدالخالق صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے لئیق احمد صاحب کا نکاح چوہدری محمد لطیف صاحب آف لائل پور کی صاحبزادی عذرا پروین صاحبہ سے تین ہزار روپیہ مہر پر جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے ۱۸ ستمبر ۱۹۶۷ء بروز پیر بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ لائلپور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتے کو طرفین کے لئے بابرکت کرے۔

(ماسٹر) محمد شفیع اسلم
دارالرحمت شرقی ربوہ

افکار معاصرین

• نئی جماعت قائم کرنے کا فیصلہ • جنگ دفاع
• برطانیہ اور وطن الیہود

نئی جماعت قائم کرنیکا فیصلہ

مغربی پاکستان کے ممتاز علماء کی چار روزہ کانفرنس میں ایک نئی دینی جماعت کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ کانفرنس رحیم یار خان میں منعقد ہوئی جس میں شریک ہونے والے علماء کی اکثریت جماعت اسلامی سے علیحدہ ہونے والے ممتاز ارکان پر مشتمل تھی۔ ان میں جماعت اسلامی پاکستان کے تین سابق امراء مولانا امین احسن اصلاحی مولانا عبد الغفار حسن اور شیخ سلطان احمد بھی شامل تھے۔ شرکائے کانفرنس نے مجوزہ دینی جماعت کے اغراض و مقاصد اتفاق رائے سے منظور کر لئے ہیں جن کی روشنی میں دستور العمل کے لئے ایک خاکہ ترتیب دیا جائے گا۔ جو عنقریب علماء کی دوسری کانفرنس میں منظوری کے لئے پیش ہوگا۔ خاکہ کی تدوین و ترتیب کے لئے سات اصحاب پر مشتمل ایک تنظیمی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جن کے نام یہ ہیں۔ مولانا امین احسن اصلاحی مولانا عبد الغفار حسن مولانا شیخ سلطان احمد مولانا عبد الحق جامی، ڈاکٹر اسرار احمد، سردار اجمل خان لغاری اور ڈاکٹر نذیر مسلم۔

معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ جماعت ملکی سیاست سے الگ رہ کر دینی دعوت و تبلیغ کے لئے خدمات انجام دے گی۔ اس جماعت کا ہر مذہبی جماعت کو تعاون حاصل رہے گا اسلام پسند اور مذہبی جماعتوں کا تعاون حاصل کر کے دعوت و تبلیغ کا سلسلہ وسیع کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ہر طبقۂ خیال کے لوگوں سے جماعت کا رابطہ ہوگا چار روزہ کانفرنس کے دوران شرکائے کانفرنس نے رحیم یار خان کے علماء سے بھی اس مقصد کے لئے تبادلہ خیال کیا جن میں بھی دعوت و تبلیغ کے مقاصد سے متعلق ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

(مشرق ۵ ستمبر)

برطانیہ اور وطن الیہود

حکومت اسرائیل تو تمام تر برطانیہ کی پروردہ، ساختہ اور پرداختہ ہے۔ نہ ۱۹۱۷ء میں اعلان بالفور ہوا ہوتا۔ نہ یہ حکومت وجود میں آتی۔ لیکن یہ جاننے کی بھی کبھی آپ نے کوشش کی ہے کہ برطانیہ آخر یہود پر اتنا کیوں مہربان ہو گیا۔ آج کی حکومتیں خواہ مخواہ اور محض ترس خدا سے کسی پہ مہربان نہیں ہوجایا کرتیں ــــ جواب سننے کے لئے پہلے اوّلین صدر حکومت اسرائیل وائزمین (WEIZMANN) سے ذرا تعارف حاصل کر لیجئے یہ روسی نژاد یہودی فاضل کیمسٹری اور اس کے متعلقات کا ماہر تھا۔ برلن وغیرہ میں تعلیم پاکر اور جنیوا میں استاد رہ کر ۱۹۰۴ء سے مانچسٹر (برطانیہ) میں استاد ہو گیا تھا۔ چند سال بعد پہلی جنگ عظیم چھڑ گئی اور محکمہ جنگ و دفاع کے ماتحت اس کا تقرر ریسرچ کے کام پر ہو گیا۔ اور اس نے ایسی ایسی ایجادیں کیں کہ برطانیہ اور اس کے اتحادیوں میں اس کی دھوم مچ گئی۔ اور برطانیہ کی جنگ کا میابی میں بڑا دخل اسی کی خداداد ذہانت و کوشش کو رہا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ وائزمین کی تحریک پر یہود کے جیش کے جیش برطانیہ کی حمایت میں توپ و تفنگ سے بھی کام کرنے لگی پوری اور فلسطین کے میدانوں میں اتر آئے اور جب برطانیہ نے اپنے آڑے وقت کے ان محسنوں کو انعام و اکرام سے سرفراز کرنا چاہا تو وائزمین کا جواب یہ تھا کہ ہماری خدمات کی قیمت یہی ہے کہ فلسطین کو وطن الیہود بنا دیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۱۷ء کا اعلان بالفور اسی کا ایک عملی ظہور ہے۔

زندہ قوموں کے فرد اپنے ذاتی اعزاز پر کہیں مقدم اپنے قومی و ملی اعزاز کو رکھتے رہے ہیں! ــــ وائزمین خوش خوش برطانیہ سے فلسطین آکر آباد ہو گیا اور وطن کی آبادی خود مختاری سربلندی کی دھن میں دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھا اور ۱۹۴۸ء میں جب اسرائیل کی حکومت قائم ہوئی تو اس کا پہلا صدر یہی وائزمین تھا

(صدق جدید ۸ ستمبر ۱۹۶۷ء)

جنگ دفاع

اسلام میں جہاد کا مفہوم یہی ہے کہ جو لوگ صلح و آشتی کے اصولوں کو توڑ کر اسلام کی بربادی اور مسلمانوں کی بیخ کنی پر آمادہ ہوں ان کی سرکوبی کی جائے۔ یہ مقصد نہیں کہ اختلاف مذہب کی بناء پر امن پسند صلح جو افراد کے خلاف اعلان جنگ کیا جائے اسلام کے متعلق ایسا تصور کرنا بھی اس کی تقدیس پر حرف لاتا ہے۔ جب کہ وہ ناگزیر صورت دفاع اور حفاظت خود اختیاری کے علاوہ جنگ کی اجازت نہیں دیتا چنانچہ حضرت امام رضا کا ارشاد ہے۔

اگر اسلام اور اہل اسلام کے متعلق خطرہ ہو قتال کرے۔ یہ قتال درحقیقت حفاظت خود اختیاری کے لئے ہوگا نہ کہ کسی فرمانروا کے لئے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اگر دشمن وہاں تک آگے بڑھ جائے جہاں یہ حفاظت کے لئے مقیم ہے کیا کرے فرمایا کہ اسلامی حفاظت کیلئے جنگ کرے نہ کہ حکمرانوں کی طرف سے اسلئے کہ اگر اسلام مٹے گا تو دین محمدی کے حقیقی نقوش بھی مٹ جائیں گے۔

اسی جذبہ بقائے اسلام کے پیش نظر حضرت امام زین العابدین نے اسلامی سرحدوں کی نگہداشت کرنے والوں کے حق میں دعا فرمائی تاکہ حقیقی اسلام کی حفاظت عمومی اسلام کی حفاظت کے پردے میں ہوتی رہے آپ فرماتے ہیں۔ بار الٰہا! محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما اور اپنے غلبہ و اقتدار سے مسلمانوں کی سرحدوں کو محفوظ رکھ اور اپنی قوت و توانائی سے ان کی حفاظت کرنے والوں کو تقویت دے اور اپنے خزانہ بے پایاں سے انہیں مالا مال کر دے ان کی تعداد بڑھا دے ان کے ہتھیاروں کو تیز کر دے ان کے حدود اطراف اور مرکز کی مقامات کی حفاظت و نگہداشت کر۔ ان کی جمعیت میں انس و یکجہتی پیدا کر۔ ان کے امور کی درستی فرما۔

(نوائے وقت ۸ ستمبر ۱۹۶۷ء)

تبصرہ

مین ورسس بکس (انگریزی) (MAN VS BOOKS)

مجلد ودی سائز ۱۲۰ صفحات مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب غازی بی اے، بی ایل۔ ایس سی۔ ایچ پی۔ ایچ پی بوحال سینئر لائبریرین گورنمنٹ کالج لاہور ناشر عمر پبلیکیشنز ۵۰۔۲ رحمان پورہ کالونی لاہور ۱۲۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۵۰/ ۷ روپیہ بیرون پاکستان ۵ اشلنگ ٹائیٹل کے صفحہ پہ کتاب کا موضوع ان الفاظ میں بتایا گیا ہے۔

"کتابیں اور انکا مقام"

یہ کتاب اردو میں اپنا قسم کی شاید پہلی کتاب ہے۔ جس میں کتابوں کی انسان کے لئے افادیت کا تذکرہ مختلف پہلوؤں سے کیا گیا ہے فاضل مصنف نے کتاب نویسی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کی خدمات کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اس میں انسان پہ کتابوں کے اخلاقی اثر کی تفصیل کے ساتھ وضاحت اور بری کتابوں کی مذمت کی گئی ہے۔ یہاں ہم صرف جناب حامد خان صاحب کے تبصرہ کے چند الفاظ نقل کر دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ اہل علم و ذوق کے نزدیک اس تصنیف کا اردو ادبی دنیا میں اضافہ کیا معنی رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میں اس کتاب کو دیکھ کر اسلئے حیرت زدہ رہ گیا کہ ایک لائبریرین جو اپنے کام کی نوعیت کی وجہ سے روز مرہ کے کام میں بہت مصروف ہوتا ہے اس کو ایسی محققانہ اور اچھوتے مضمون پر لکھنے کی فرصت کیسے حاصل ہو گئی۔ کتاب باوجود دیکھ بظاہر ایک خشک مضمون پر نظر آتی ہے۔ نہایت دلچسپ ہے اور اس کا مطالعہ وقت اور قیمت کا حق ادا کر دیتا ہے۔ مصنف نے اس سے پہلے ایک کتاب لائبریرینز میوزنگ LIBRARIAN'S MUSING کے نام سے بھی شائع کی ہے جس میں آپ نے ایک ترقی پذیر ملک میں لائبریریوں اور مسائل وغیرہ کے متعلق ضروری حقائق تحریر کئے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ چھوٹی سی کتاب نہ صرف ہمارے ملک میں بلکہ مغربی ممالک میں بھی پسندیدگی کی سند حاصل کرے گی۔ اور ہم مصنف کی محنت انتہا پسند موضوع اور تحقیقات کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کتاب کی زبان نہایت سادہ اور دلکش ہے جس سے معلوم ہوگا کہ مصنف کو انگریزی پر اہل زبان کی طرح عبور حاصل ہے۔ کتابوں کے شوقین احباب کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہوگا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ جو شوقین نہیں ہیں وہ اسکو پڑھکر کتب بینی کے شوقین بن جائیں گے۔

از دفتر چوہدری انوار الحق صاحب ایڈووکیٹ ڈسٹرکٹ کورٹ لائلپور

مسماۃ شاہدہ نسرین دختر عمر دین قوم کمہار سکنہ گلبرگ سی پلاٹ ۱۳ لائلپور ــــ مدعیہ

بنام۔ محمد ادریس انجم ولد خوشی محمد معرفت خوشی محمد کلرک دفتر بیت المال ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ مدعا علیہ

دعویٰ فسخ نکاح

نوٹس بنام محمد ادریس انجم ولد خوشی محمد معرفت خوشی محمد کلرک دفتر بیت المال ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ آپ کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کے خلاف مدعیہ نے دعویٰ تنسیخ نکاح بعدالت جناب سعید احمد صاحب سول جج باختیارات فیملی کورٹ لائلپور دائر کر دیا ہے۔ جس کی آئندہ تاریخ پیشی ۲/۱۰ مقرر ہے اسلئے آپ ۱۵ یوم کے اندر جواب دعویٰ داخل کریں ورنہ آپکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔ ۱۹/۹/۶۷

(دستخط ایڈووکیٹ مدعیہ)

(۲۵) "مجلس خدام الاحمدیہ کا پچیسواں

سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء

ضروری ہدایات

۱۔ سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے اور تمام قائدین سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ خود بھی ضرور اجتماع میں شریک ہوں اور مجلس عاملہ کے علاوہ دیگر خدام کو بھی کثرت سے شامل ہونے کی تحریک کریں۔

۲۔ اجتماع کھلے میدان میں ہوگا۔ جہاں خدام اپنی سہ روزہ رہائش کے لئے خود خیمے بنائیں گے۔

۳۔ قائدین اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے پہلے سے حزب بنالیں گے۔ ایک حزب میں زیادہ سے زیادہ دس خدام شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ہر حزب کا علیحدہ خیمہ ہوگا۔

۴۔ ہر حزب کے اراکین اپنا خیمہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل سامان ہمراہ لائیں گے۔ رسّی (حسب ضرورت) دو دو تہبند یا چار کھیس۔ چار موٹی چھڑیاں۔ آٹھ کھونٹیاں

۵۔ مقام اجتماع میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ جو مقام اجتماع کے گیٹ پر ملے گا۔ لیکن اس سے قبل ضروری ہے کہ ہر شامل ہونیوالا خادم اجتماع کا داخلہ فارم پُر کرے۔ ہر مجلس ابھی سے شامل ہونے والے خدام کی متوقع تعداد کے مطابق مرکز سے داخلہ فارم منگوا لے۔ اور فارم پُر کروانے کے بعد مرکز میں بھجوا دے تاکہ خدام کے ٹکٹ پہلے ہی بنا کر رکھ لئے جائیں۔

۶۔ ہر خادم کے پاس مندرجہ ذیل سامان کا ہونا ضروری ہے۔ تھیلہ۔ چنے بھنے ہوئے (جن کے ساتھ اگر گُڑ کے ٹکڑے بھی شامل کرلئے جائیں تو ایک مکمل غذا بن جاتی ہے۔ ناشتہ کے لئے) پلیٹ۔ گلاس یا مگ۔ سوئی۔ دھاگہ۔ چاقو پنسل۔ کاغذ۔ موٹی چھڑی۔ پٹی تین انچ چوڑی اور دو گز لمبی۔ ٹارچ۔ بالٹی (ہر حزب میں ایک۔ لنگر سے حزب کا کھانا لانے کے لئے)

چنانچہ قائدین ابھی سے خدام کو یہ اشیاء مکمل کرنے کی ہدایت شروع کر دیں۔

۷۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے لئے مرکز میں تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۶۷ء ہے۔

۸۔ شوریٰ کے لئے ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین یا ہر بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ مگر مذکورہ تعداد میں شامل ہوگا۔ نمائندوں کا انتخاب مقامی مجلس عاملہ کرے گی۔

۹۔ علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے منتظم علمی مقابلہ جات اور منتظم ورزشی مقابلہ جات کی ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

۱۰۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی انہی تاریخوں پر منعقد ہوگا۔ اس کے لئے مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ کی ہدایات کو مدنظر رکھا جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

وکالت زراعت کو بعض مالیوں کی ضرورت ہے۔ ایسے محنت مند نوجوان جن کی تعلیم میٹرک یا مڈل ہو اور وہ زرعی یونیورسٹی میں مالی کی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہوں فوری طور پر اپنی درخواستیں وکیل الزراعت۔ تحریک جدید ربوہ کے نام بھجوا دیں اور انٹرویو کے لئے دفتر وکالت زراعت میں حاضر ہو جائیں۔ ایسے احباب بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ جو مالی ٹریننگ حاصل کر چکے ہوں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ماہنامہ تحریک جدید

احباب کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ ماہنامہ تحریک جدید کا سفر یورپ نمبر اکتوبر میں نہیں چھپ سکے گا۔ احباب ہمارے دوسرے اعلان کا انتظار فرمائیں۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں

مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جن بچوں اور بچیوں کو بی اے کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے ان کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید دل سے مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اور ان سب کے لئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی وجسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک حسب ذیل ہے:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے لئے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائممقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری امتحان برائے امتحان لجنہ ناصرات

لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کے امتحانات ۲۴ ستمبر کو منعقد ہو رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت کم لجنات کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے کہ انہیں کتنی کتنی تعداد میں پرچے درکار ہیں۔ برائے مہربانی فوری طور پر پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں تاکہ آپ کو پرچے بھجوائے جائیں۔ (سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

قائدین اضلاع وقائدین مجالس کی فوری توجہ کیلئے

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۶۷ء ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ قائدین اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کے ضلع میں کوئی مجلس ایسی نہ رہے۔ جس کی اجتماع میں نمائندگی نہ ہو۔ اسی طرح تمام قائدین مجالس اس بات کا اہتمام کریں کہ ان کی مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام اجتماع میں شامل ہوں۔ کم از کم ایک نمائندہ بہرصورت شامل ہونا چاہیئے۔ جس مجلس کی نمائندگی نہ ہوگی۔ متعلقہ قائد صاحب سے باز پرس کی جائیگی

(منتظم دفتر بیرونی سالانہ اجتماع ۶۷ء خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت کتاب قواعد اللغۃ العربیہ

جامعہ احمدیہ کے لئے کتاب "قواعد اللغۃ العربیہ" (مؤلفہ۔ حضرات حنفی بک ناصف ومحمد بک دیاب والشیخ مصطفی طموم ومحمد آفندی) کی ضرورت ہے۔ جس دوست کے پاس یہ کتاب جتنی تعداد میں ہو ہمیں عنایت فرما دیں۔ قیمت ادا کر دی جائے گی۔ (پرنسپل جامعہ)

درخواست دعا

مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب بنگلہ ۱۸ تحصیل پھالیہ پر اچانک فالج کا حملہ ہوا ہے۔ محترم مولوی صاحب موصوف کے لئے دعا فرما دیں۔ تا اللہ تعالیٰ اُن کو شفا عطا فرمائے۔

خاکسار محمد الدین کلرک دیویو۔ ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب کو قاہرہ آنے کی دعوت

کراچی ۲۰ ستمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے اہم صلاح و مشورہ کے لئے صدر ایوب کو قاہرہ آنے کی دعوت دی ہے۔ باخبر ذرائع نے یہ خبر دیتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ دونوں رہنما مشرق وسطیٰ کی صورتِ حال پر تبادلہ خیال کریں گے اور صدر ایوب انہیں اپنے روس، عراق اور ترکیہ کے دورے کی تفصیلات بتائیں گے۔

صدر ایوب عنقریب فرانس، ترکی، رومانیہ اور روس کے دورے پر جا رہے ہیں۔

چینی رہنماؤں کو دورہ روس کی دعوت

ماسکو ۲۰ ستمبر۔ روس نے انقلاب اکتوبر کی پچاسویں سالگرہ کی تقریبات میں شرکت کے لئے چینی رہنماؤں کو بھی دعوت دی ہے یہ تقریبات نومبر میں ہوں گی۔ اس سلسلے میں جو دعوت نامہ ارسال کیا گیا ہے۔ اس پر کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ برزنیف صدر پوڈگورنی۔ اور وزیر اعظم کوسیجن کے دستخط ہیں۔

نکرومہ کی جائداد نیلام کر دی جائے گی۔

عکرہ ۲۰ ستمبر۔ گھانا کی حکومت نے ملک کے سابق صدر ڈاکٹر نکرومہ کی منقولہ جائداد جس میں کاریں، ٹیلی ویژن سیٹ، ریڈیو گرام، فرنیچر اور بعض ذاتی استعمال کی اشیاء شامل ہیں۔ یہ تمام جائداد حکومت نے چند ماہ قبل بحق سرکار ضبط کر لی تھی۔

جنرل اسمبلی میں روسی نمائندہ کی تقریر

نیویارک ۲۰ ستمبر۔ جنرل اسمبلی کا باقاعدہ اجلاس شروع ہو گیا۔ کل کے ہنگامی اجلاس میں مشرق وسطیٰ کے بحران پر غور ہوا۔ لیکن کوئی قرارداد منظور نہیں ہو سکی۔ روسی نمائندہ مسٹر فیڈرنیکو نے اسرائیل اور مغربی طاقتوں پر سخت حملے کئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ اور برطانیہ اسرائیل کی حمایت نہ کرتے تو اسے عرب ممالک پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

روسی مندوب ڈاکٹر فیڈرنیکو نے اسرائیل اور اس کے مغربی سرپرستوں پر تند و تیز حملے کئے اور جنرل اسمبلی سے مطالبہ کیا کہ عربوں پر اسرائیلی جارحیت کے اثرات فوری طور پر ختم کرائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو فوری اور غیر مشروط طور پر مقبوضہ عرب علاقے سے اپنی فوجیں نکال لینی چاہئیں انہوں نے بیت المقدس کو اسرائیلی علاقے میں ضم کرنے کی مذمت کی اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ جنرل اسمبلی کی واضح قرارداد کے باوجود اسرائیل نے بیت المقدس کو آزاد نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل معقولیت کی زبان سمجھتا ہی نہیں ہے۔ ڈاکٹر فیڈرنیکو نے کہا کہ اسرائیل اپنے سامراجی آقاؤں کے آلۂ کار کے طور پر کام کر رہا ہے۔ امریکہ برطانیہ اور مغربی جرمنی مکمل طور پر اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ کسی شخص کو اس میں اب کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ان طاقتور حامیوں اور مددگاروں کے بغیر اسرائیل ہرگز عرب ممالک پر مجرمانہ جارحیت کا ارتکاب نہ کرتا۔

اسرائیلی فوج کو تیار رہنے کا حکم

تل ابیب ۲۰ ستمبر۔ اسرائیلی وزیر جنگ جنرل موشے دایان نے اپنے فوجیوں سے کہا ہے کہ انہیں عربوں کے ذہن سے یہ خیال نکال دینے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے کہ وہ ہمیں شکست دے سکتے ہیں اور جوابی حملہ کر کے اپنی شکست کا انتقام لے سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بات یہودیوں کے سال نو کے موقع پر اسرائیلی فوج کے نام ایک پیغام میں کہی ہے۔

انصار اللہ کے اعلانات!

بارہواں مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بارہواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری کا شروع فرما دیں۔

خلافت کا دوام

"اگر تم اپنی اصلاح کر لو گے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو گے تو تمہارا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جائے گا اور اگر تم حقیقی انصار اللہ بن جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کر لو تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی اور عیسائیت کی خلافت سے بھی لمبی چلی جائے گی۔" (ارشاد حضرت مصلح الموعودؓ الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

امسال شوریٰ انصار اللہ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۷-۲۸ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگی۔ شوریٰ انصار اللہ میں اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے مجلس کی ترقی اور کام کو بہتر رنگ میں چلانے کے لئے غور و فکر کیا جاتا ہے اراکین کا فرض ہے کہ مجلس کی ترقی کے لئے تجاویز سوچیں اور اگر کوئی ٹھوس اور تعمیری تجویز ان کے ذہن میں آئے تو اسے اپنی مجلس کے زعیم / زعیم اعلیٰ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں وہ اس تجویز یا تجاویز کو مجلس عاملہ میں پیش کریں گے مجلس عاملہ جن تجاویز کو منظور کرے ان کو بعین الفاظ میں لکھ کر مرکز میں بھجوایا جائے۔ ان تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر رکھی گئی ہے۔ چونکہ ایجنڈا تیار کر کے شوریٰ سے کافی پہلے غور کے لئے مجالس کو بھجوانا ہوتا ہے اس لئے ۲۰ ستمبر کے بعد آنے والی تجاویز پر قلت وقت کی وجہ سے غور نہیں ہو سکے گا۔

انصار اللہ کے انعامی تقریری مقابلہ کے عنوانات

اراکین انصار اللہ میں تقریر کا ملکہ پیدا کرنے کی غرض سے سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقعہ پر ہر سال تقریری مقابلہ کروایا جاتا ہے جس میں اوّل اور دوم آنے والے احباب کو انعام دیا جاتا ہے۔ امسال بھی ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ اکتوبر کو منعقد ہونے والے اجتماع کے پروگرام میں تقریری مقابلہ کے لئے وقت رکھا گیا ہے۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوں۔ ہر مقرر مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر تقریر کر سکے گا۔ وقت مقررین کی تعداد کے مطابق دیا جائے گا۔

۱۔ نماز باجماعت کی ضرورت و اہمیت
۲۔ خلافت ثالثہ کے مبارک دور میں ہمارے فرائض۔
۳۔ تحریک تعلیم القرآن کی اہمیت
۴۔ اسلام کی فتح اور غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے اور ہمارا فرض۔
۵۔ تربیت اولاد کے لئے نیک نمونہ کی ضرورت اور اہمیت۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

میری بچی عزیزہ نصرت آراء بی ایس سی کا نکاح ہمراہ چوہدری ناصر احمد صاحب ایم ایس سی ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بتاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۷ء بعد نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔ (خاکسار چوہدری بشیر احمد۔ صدر حلقہ سلطان پورہ مکان نمبر ۸ سٹریٹ ۱۷۔ سوامی نگر حاظہ تیزاب۔ لاہور)

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں!
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز۔ دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس سولہ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

رات اور دن کے اختلاف میں روحانی عالم کی طرف لطیف اشارہ

ظلمت کے ہر دور کے بعد خدائی نور ظاہر ہو کر انسانوں کو ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ المومنون کی آیات ۷۹ تا ۸۱۔ وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ... ... الی اخر کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذرا سوچو تو سہی کہ تمہاری یہ شنوائیاں۔ تمہاری بینائیاں اور تمہارے دل، تمہارے کسی کام کے بدلہ میں تمہیں ملے ہوئے ہیں یا ان چیزوں کے تم خالق نہیں۔ بلکہ خدا ہی ہے جس نے تمہیں کان اور آنکھیں اور دل بخشے ہیں اور تمہاری پیدائش کی ابتداء بھی اسی نے کی ہے اور تمہاری اخروی پیدائش بھی وہی کرے گا۔ اور تمہاری زندگی اور موت اور رات اور دن کا آگے پیچھے آنا بھی اسی کے قبضے میں ہے کیونکہ تمام نظام شمسی انسان کے اختیار سے باہر ہے اور رات اور دن اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس جگہ کانوں اور آنکھوں کی پیدائش کی طرف توجہ دلا کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جب خدا نے تمہیں کان اور آنکھیں عطا فرمائی ہیں اور جس نے اس چند روزہ حیات میں تمہیں سننے اور دیکھنے کی قابلیت عطا فرمائی ہے کیا وہ تمہارے روحانی کانوں کی سماعت اور روحانی آنکھوں کی بصارت کے لئے کوئی سامان پیدا نہ کرتا۔ اسیطرح جب اس نے تمہیں وہ دل بخشے ہیں جن پر تمہاری اس مادی زندگی کا انحصار ہے تو خدا تعالیٰ یہ کب برداشت کر سکتا تھا کہ وہ تمہاری روحانی زندگی کا کوئی سامان پیدا نہ کرتا۔ اور تمہیں کانوں اور آنکھوں اور دل کے بغیر رکھتا۔ اسیطرح زندگی اور موت بھی اسی کی طرف سے آرہی ہے وہی پیدا کرتا اور وہی مارتا ہے۔ یہی کیفیت روحانی عالم میں بھی دکھائی دیتی ہے وہ انبیاء کے ذریعہ مردہ اور گری ہوئی اقوام کو زندہ کر دیتا ہے اور ان کا مقابلہ کرنے والی اقوام کو بام عروج سے اٹھا کر قعر مذلت میں گرا دیتا ہے یہی سبق رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں بھی مخفی ہے۔ یا رات اور دن کا ظلمت اور بیاض میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اس میں بھی سوچنے والوں کے لئے بڑے بھاری نشانات ہیں۔ کئی بیماریاں ایسی ہیں جو اندھیرے میں بڑھ جاتی ہیں۔ اور کئی حوادث ہیں جو رات کی تاریکی کی وجہ سے پیش آتے ہیں دنیا میں جتنی چوری اور ڈاکہ کی وارداتیں ہوتی ہیں ان میں سے اکثر وارداتیں رات کی تاریکی میں ہی ہوتی ہیں۔ اسیطرح سانپ اور بچھو اور دوسرے حشرات الارض بھی رات کو ہی باہر نکلتے ہیں پھر تاریکی ایسی ہوتی ہے کہ نہ اس میں خوبصورت کی خوبصورتی کا پتہ لگتا ہے اور نہ بدصورت کی بدصورتی کا۔ سیاہ اور سفید اور سرخ اور زرد سب برابر ہوتے ہیں۔ لیکن جب دن چڑھتا ہے تو بدصورت کی بدصورتی اور خوبصورت کی خوبصورتی نظر آنے لگتی ہے۔ حشرات الارض اپنے اپنے بلوں میں گھس جاتے ہیں۔ چور چوری کرنے سے ڈرتا ہے اور ڈاکو ڈاکہ ڈالنے سے گریز کرتا ہے۔ پھر کئی بیماریاں ہیں جن کا علاج سورج کی شعاعوں سے ہی ہو جاتا ہے اور مختلف امراض کے جراثیم سورج کی تپش سے فنا ہو جاتے ہیں۔ غرض رات اور دن کا اختلاف بھی ایک عقلمند انسان کو اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ جس طرح مادی عالم پر ایک تاریکی کا دور آتا ہے اور ایک روشنی کا۔ اسیطرح روحانی عالم میں بھی بعض دفعہ الٰہی نور لوگوں کی نگاہ سے مخفی ہو جاتا ہے اور کئی قسم کی برائیاں لوگوں میں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ مگر جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی مامور کے ذریعہ ہدایت کی روشنی پھیلاتا ہے تو رات سے تعلق رکھنے والی تمام بلائیں اور آفات دور ہونے لگتی ہیں اور ایک نئی زندگی بنی نوع انسان کو حاصل ہو جاتی ہے"

(تفسیر کبیر جلد ۶ حصہ اوّل صفحہ ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳)

عبوری دارالحکومت میں شاہ حسین کا تاریخی استقبال

میں صدر ایوب اور پاکستانی عوام کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں

راولپنڈی ۲۱ ستمبر۔ اردن کے شاہ حسین پاکستان کے تین روزہ دورے پر کل سہ پہر راولپنڈی پہنچ گئے۔ چکلالہ کے ہوائی اڈے پر جسے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ ہزاروں افراد نے شاہ حسین زندہ باد اور پاک اردن دوستی زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ معزز شاہی مہمان کا نادر کی استقبال کیا۔ شاہ حسین جب ایئر مارشل کی وردی میں اپنے طیارے سے باہر آئے تو صدر ایوب نے انہیں بڑھ کر گلے لگا لیا۔ ادھر دونوں رہنما بغلگیر ہوئے ادھر ۲۱ توپوں کی سلامی سے شاہ حسین کی عبوری دارالحکومت میں آمد کا اعلان کیا گیا بعد ازاں فوج کے ایک چاق و چوبند دستہ نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

ہوائی اڈہ کی تقریبات کے بعد شاہ حسین جلوس کی شکل میں صدر کے مہمان خانے کی جانب روانہ ہوئے راستے میں کئی میل لمبے راستے پر لاکھوں افراد نے جو پاکستان کے برادر ملک اردن کے سربراہ کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جمع تھے جگہ جگہ شاہ حسین زندہ باد کے نعرے لگائے اور ان کی کار پر پھولوں کی بارش کی شاہ حسین کی آمد پر چکلالہ سے صدر کے مہمان خانے تک تمام راستے کو دونوں ملکوں کے قومی پرچموں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ پاکستان اور بھارت کی جنگ کے موقعہ پر اردن نے پاکستان کی جو مخلصانہ حمایت کی تھی عبوری دارالحکومت کے لاکھوں شہری اس پر شاہ حسین کا شکریہ ادا کرنے کے لئے بے تاب نظر آتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پورا شہر معزز مہمان کو خوش آمدید کہنے کے لئے امڈ آیا ہے

چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان نے اسرائیلی جارحیت کے خلاف ہماری جو مخلصانہ امداد کی ہے اس کے لئے میں ذاتی طور پر حکومت پاکستان اور پاکستانی عوام کا شکریہ ادا کرنے کے لئے پاکستان آیا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ اردن کے عوام کے دلوں میں پاکستانی عوام اور صدر ایوب خان کے لئے انتہائی احترام ہے۔ دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات پاکستان کی اس امداد سے اور زیادہ مستحکم ہو گئے ہیں۔

ماسکو ۲۱ ستمبر اردن کے شاہ حسین ۲ اکتوبر کو روس کے چار روزہ سرکاری دورے پر ماسکو پہنچ رہے ہیں یہ پہلا موقعہ ہے کہ شاہ حسین روس جا رہے ہیں

نتیجہ امتحان بی اے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

امسال تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے بی اے کے یونیورسٹی امتحان میں چودہ طلباء شریک ہوئے تھے ان میں سے دس طلباء کامیاب قرار پائے۔ باقی چار کمپارٹمنٹ میں آئے۔ کامیاب طلباء کی شرح فیصد ۷۱ر۴۲ رہی جبکہ یونیورسٹی کی شرح فیصد ۲۷ر۲۸ ہے تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے:۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱۵۴۲۸	مجید الحسن جیلانی	۴۴۲	فرسٹ
۱۵۴۲۹	محمد امین پرویز	۴۲۲	فرسٹ
۱۵۴۳۱	منیر احمد باجوہ	۳۱۷	تھرڈ
۱۵۴۳۲	شکیل احمد	۴۰۳	سیکنڈ
۱۵۴۳۳	عبد الماجد	۴۵۷	فرسٹ
۱۵۴۳۴	محمد اکرم خان	۴۲۳	فرسٹ
۱۵۴۳۷	محمد حیات علی	۳۹۳	سیکنڈ
۱۵۴۳۸	دریام خان	۳۳۲	تھرڈ
۱۵۴۳۹	عبد القیوم بٹ	۴۷۷	فرسٹ
۱۵۴۴۲	محمد عاقل	۴۳۰	فرسٹ
۱۵۴۳۵	محمد رفیق ضیا کمپارٹمنٹ انگریزی		
۱۵۴۳۶	ملازم حسین اختر ،،		
۱۵۴۴۰	نصرت احمد ناصر ،،		
۱۵۴۴۱	منیر احمد ناصر ،،		
فیل کوئی نہیں			

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴